تربیتِ اولاد

میرے نزدیک بچوں کو یُوں مارنا شرک میں داخل ہے۔ گویا بدمزاج مارنیوالا ہدایت اور ربوبیت میں اپنے تئیں حصّہ دار بنانا چاہتا ہے۔ ایک جوش والا آدمی جب کسی بات پر سزا دیتا ہے تو اشتعال میں بڑھتے بڑھتے ایک دشمن کا رنگ اختیار کر لیتا ہے اور جرم کی حد سے سزا میں کوسوں تجاوز کر جاتا ہے۔ اگر کوئی شخص خود دار اور اپنے نفس کی باگ کو قابو سے نہ دینے والا اور پورا متحمل اور بُردبار اور باسکون اور باوقار ہو تو اُسے البتہ حق پہنچتا ہے کہ کسی وقتِ مناسب پر کسی حد تک بچّہ کو سزا دے یا چشم نمائی کرے۔ مگر مغلوب الغضب اور سُبک سر اور طائش العقل ہرگز سزاوار نہیں کہ بچوں کی تربیت کا متکفّل ہو۔ جس طرح اور جسقدر سزا دینے میں کوشش کی جاتی ہے کاش دُعا میں لگ جائیں اور بچوں کے لئے سوزِ دل سے دُعا کرنے کو ایک حزب مقرر کر لیں اسلئے کہ والدین کی دُعا کو بچوں کے حق میں خاص قبول بخشا گیا ہے۔

(ملفوظات جلد دوم صـ۴)

ہدایت اور تربیت حقیقی خدا تعالیٰ کا فعل ہے۔ سخت پیچھا کرنا اور ایک امر پہ اصرار کو حد سے گذار دینا یعنی بات بات پر بچوں کو روکنا اور ٹوکنا یہ ظاہر کرتا ہے کہ گویا ہم ہی ہدایت کے مالک ہیں اور ہم اس کو اپنی مرضی کے مطابق ایک راہ پر لے آئیں گے یہ ایک قسم کا شرکِ خفی ہے اس سے ہماری جماعت کو پرہیز کرنا چاہیئے۔ ہم تو اپنے بچوں کے لئے دُعا کرتے ہیں اور سرسری طور پر قواعد اور آداب تعلیم کی پابندی کراتے ہیں۔ بس اس سے زیادہ نہیں اور پھر اپنا پُورا بھروسہ اللہ تعالےٰ پر رکھتے ہیں۔ جیسا کسی میں سعادت کا تخم ہوگا وقت پر سرسبز ہو جائے گا۔

(ملفوظات جلد دوم صـ۵)